Name : **Jawaid Hassan**

Supervisor : **Prof. Shahzad Anjum**

Topic : Urdu Drama Ki Tanqeed-Tahqeeqi Aur Tanqeedi Mutalaa

Department of Urdu, Jamia Millia Islamia, New Delhi.

ڈرامے کی تنقید کیا ہے اور ڈرامے کی تنقید دیگر اصناف کی تنقید سے کس طرح مختلف ہے اس بارے میں کچھ نہ کچھ لکھا جاتا رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ ڈرامے کی کامیابی کا انحصار اس بات پر نہیں ہے کہ اس میں کن خیالات کو پیش کیا گیا ہے بلکہ اس کا تعلق ڈرامے کے فنّی سروکار سے بھی ہے۔مشکل یہ ہے کہ ادب کا ایک بڑا طبقہ ڈراما اور ڈراما نگاری سے ویسا تعلق پیدا نہیں کر سکا جیسا کہ دیگر اصناف کے سلسلے میں دکھائی دیتا ہے۔ ہمارے یہاں شعری اصناف پر گفتگو دلچسپی کا مرکز رہی ہے اور بیشتر ڈرامے پر بحث سے گریز کیا جاتا ہے۔اس مقالے میں کوشش کی گئی ہے کہ ڈرامے اور اس کی تنقید پر تنقیدی نگاہ ڈالی جائے۔

یہ مقالہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب ''ڈرامے کا فن اور ارتقا'' ہے۔اس باب میں ڈراما کے فنّی لوازم مثلاً ترکیبی عناصر اور اقسام وغیرہ کا قدرے اختصار کے ساتھ جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے ساتھ ہی ساتھ اُردو ڈرامے کی ابتدا سے حال تک کے ارتقائی سفر کا بھی مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔ ہر دور کے چند اہم ڈراما نگاروں کا ذکر کرنے کے علاوہ اس طویل عرصے میں پیش کش کی سطح پر آئی تبدیلیوں، موضوع اور اسالیب میں رونما ہونے والے فرق کو بھی واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اسی باب کے آخر میں اسٹیج کے فن پر بھی گفتگو کی گئی ہے جس کو اکثر اُردو ڈراما یا اس کی تنقید لکھتے وقت نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

مقالے کا دوسرا باب 'اردو ڈرامے کی تنقید: پس منظر اور ارتقا' ہے۔ یہ باب آزادی سے قبل اور آزادی کے بعد اُردو ڈرامے اور اس کی تنقید کا جائزہ پیش کرتا ہے۔

اس مقالے کا تیسرا اور اہم باب ''اُردو ڈرامے کی تنقید کا تنقیدی مطالعہ'' ہے۔اُردو میں بہت سے ڈرامے لکھے اور اسٹیج کیے جاتے رہے ہیں مگر اُس کی تنقید کی جانب توجہ کم ہی دی گئی ہے۔ چنانچہ اس کی تنقید کا احاطہ کرتے ہوئے اس بات کا شدید احساس ہوا کہ ہمارے یہاں ناقدوں نے اس صنف کے ساتھ انصاف نہیں کیا ہے۔اس باب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ اُردو ڈرامے پر موجود تنقیدی سرمایے کا از سر نو تجزیہ کیا جائے۔

اس تنقیدی جائزے سے یہ حقیقت واضح ہوتا ہے کہ بیشتر ناقدین نے اکثر کہی ہوئی باتوں کو ہی دہرایا ہے اور کوئی نئی بات یا نئے پہلو سے اس موضوع پر کم ہی لکھا گیا ہے۔یعنی اگر کسی خاص ڈرامے پر کسی

ناقد نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے تو بعد کے لوگ اسی بات کو دہراتے آ رہے ہیں، لہذا خیالات کی تکرار بھی اکثر جگہوں پر نظر آتی ہے۔ ایک مختصر مدت میں اردو ڈراما کا ارتقا بہت سی منزلوں سے گزرا۔ ارتقا کے ان مراحل کو مختلف ادوار میں اگر تقسیم کیا جائے تو پہلا اندر سبھائی دور، دوسرا بنگال کا تھیٹر، تیسرا پارسی تھیٹر، چوتھا اپٹا اور پرتھوی تھیٹر اور پانچواں جدید تھیٹر کی شکل میں دیکھا جا سکتا ہے۔ لہذا اس باب کو ذیلی حصوں میں تقسیم کر کے اسی اعتبار سے اس کی تنقید کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

مقالے کے چوتھے اور آخری باب میں منتخب اُردو ڈرامے اور ڈرامے پر لکھی گئی تنقیدی و تجزیاتی کتابوں کا وضاحتی اشاریہ پیش کیا گیا ہے۔ اس حصے میں بعض کتابوں کی صرف تفصیل درج ہے، عدم دستیابی کی وجہ سے ان کتابوں کے بارے میں کچھ نہیں لکھا جا سکا ہے۔

ترقی پسند تحریک کے زیر اثر ڈرامے کی طرف خصوصی توجہ ہوئی۔ اب ڈرامے کے تعلق سے حقیقت نگاری پر زیادہ زور دیا جانے لگا۔ اس عہد میں اِپٹا، پرتھوی تھیئٹر، نیشنل اسکول آف ڈراما، قدسیہ زیدی کے ہندوستانی تھیئٹر، حبیب تنویر کے نیا تھیئٹر وغیرہ نے اُردو ڈرامے اور اسٹیج کی روایت کو استحکام بخشا اور اس میں نئے نئے تجربات کیے۔ مثلاً لایعنی ڈراما اور ایپک ڈراما وغیرہ کو اُردو ڈرامے میں شامل کیا جانے گا۔

آزادی کے بعد اس صنف پر بہت کچھ لکھا گیا، اور آج بھی لکھا جا رہا ہے۔ موجودہ دور میں اس حوالے سے زبیر رضوی، انیس اعظمی، محمد شاہد حسین، ابن کنول، انجم عثمانی، ظہیر انور، شاہد انور، شاہد رزمی، رضی الرحمٰن اور محمد کاظم وغیرہ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ لیکن مجموعی طور پر جب ہم آغا حشر کے بعد ڈراموں پر کی گئی تنقید کو دیکھتے ہیں یا اس کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ دھیرے دھیرے اس کام کی رفتار ماند پڑتی گئی ہے۔ اُردو ادب کی دیگر اصناف پر جس قدر تنقیدی کتابیں موجود ہیں اس لحاظ سے اُردو ڈرامے یا اس کی تنقید پر اتنا کام نہیں ہوا ہے۔

اس سلسلے میں راقم نے یہ محسوس کیا ہے کہ صنف ڈراما کے تئیں اکثر دوہرا روّیہ اختیار کیا جاتا ہے۔ یعنی ایک طرف تو اس کی پیشکش کے وقت لوگ بہت پر جوش نظر آتے ہیں اور اس کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتے ہیں مگر بعد میں وہی لوگ یہ سوال بھی اٹھاتے ہیں کہ ادب سے اس کا کیا سروکار؟ یہ تو بس چند لمحے کے لیے دل بہلانے کا سامان ہے اور اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ ایسا کیوں ہے یہ صورت حال میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ یہ ایک طالب علمانہ کوشش ہے اور اس میں بہت سی کمیاں بھی ہوں گی جو صرف میری کوتاہی اور کم علمی کی وجہ سے ہوگی۔

☆☆☆